

اسلام اور غامدیت..... ایک تقابل

ٹی وی کے دانشور جناب جاوید احمد غامدی صاحب (بی اے آرزو، فلسفہ) کے نظریات دین اسلام کے مسلمہ، متفقہ اور اجماعی عقائد و اعمال سے کس قدر مختلف ہیں اور اُن کی راہ اُمت مسلمہ اور علمائے اسلام سے کتنی الگ اور جدا گانہ ہے، اسے اچھی طرح سمجھنے کے لئے ذیل میں اُن کی تحریروں پر مبنی ایک تقابلی جائزہ پیش کیا جاتا ہے جس کے مطالعے سے آپ خود یہ فیصلہ فرما سکتے ہیں کہ علمائے اسلام اور غامدی صاحب میں سے کون حق پر ہو سکتا ہے؟

جائزہ میں سب سے پہلے قرآن کریم، پھر سنت نبویؐ اور مصادر دین سے متعلقہ دیگر امور وغیرہ کی ترتیب پیش نظر رکھی گئی ہے:

غامدی صاحب کے عقائد و نظریات	متفقہ اسلامی عقائد و اعمال
① قرآن کی صرف ایک ہی قراءت درست ہے۔ باقی سب قراءتیں عجم کا فتنہ ہیں۔	① قرآن مجید کی سات یا دس (سبعہ یا عشرہ) قراءتیں متواتر اور صحیح ہیں۔

① (الف) ”قرآن صرف وہی ہے جو مصحف میں ثبت ہے اور جسے مغرب [مراکش، الجزائر، لیبیا، تونس، سوڈان وغیرہ] کے چند علاقوں کو چھوڑ کر پوری دنیا میں اُمت مسلمہ کی عظیم اکثریت اس وقت تلاوت کر رہی ہے۔ یہ تلاوت جس قراءت کے مطابق کی جاتی ہے، اس کے سوا کوئی دوسری قراءت نہ قرآن ہے اور نہ اسے قرآن کی حیثیت سے پیش کیا جاسکتا ہے۔“ (میزان: ص ۲۵، ۲۶، طبع دوم اپریل ۲۰۰۲ء لاہور)

(ب) ”یہ بالکل قطعی ہے کہ قرآن کی ایک ہی قراءت ہے۔ اس کے علاوہ سب قراءتیں فتنہ عجم کے باقیات ہیں۔“ (میزان: ص ۳۲، طبع دوم، اپریل ۲۰۰۲ء)

② قرآن کا ایک نام 'میزان' بھی ہے۔	② 'میزان' قرآن کے ناموں میں سے کوئی نام نہیں ہے۔
③ قرآن کی متشابہ آیات کا بھی ایک واضح اور قطعی مفہوم سمجھا جاسکتا ہے۔	③ قرآن کی متشابہ آیات کا واضح اور قطعی تفصیلی مفہوم متعین نہیں کیا جاسکتا۔
④ سورۃ نصر کی ہے۔	④ سورۃ نصر مدنی ہے۔
⑤ قرآن میں 'اصحاب الاخذود' سے مراد دور نبوی کے قریش کے فراعنہ ہیں۔	⑤ اصحاب الاخذود کا واقعہ بعثت نبوی سے بہت پہلے زمانے کا ہے۔

① (الف) ”قرآن میزان ہے۔“ (أصول ومبادئ: ۲۲، ۲۳، طبع دوم، فروری ۲۰۰۵ء)

(ب) ”﴿اللَّهُ الَّذِي أَنْزَلَ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ﴾ (اشوری ۴۲: ۱۷) ”اللہ وہی ہے جس نے حق کے ساتھ کتاب اُتاری یعنی میزان نازل کی ہے۔“ اس آیت میں والمیزان سے پہلے ’و‘ تفسیر کیلئے ہے۔ اسلئے المیزان درحقیقت یہاں ’الکتاب‘ ہی کا بیان ہے۔“ (میزان: ص ۲۲، طبع دوم، اپریل ۲۰۰۲ء)

③ ”یہ بات ہی صحیح نہیں ہے کہ محکم اور متشابہ کو ہم پورے یقین کے ساتھ ایک دوسرے سے میسر نہیں کر سکتے یا متشابہات کا مفہوم سمجھنے سے قاصر ہیں۔ لوگوں کو یہ غلط فہمی ہوئی ہے کہ متشابہات کا مفہوم سمجھنا ممکن نہیں ہے۔“ (میزان: ص ۳۴، ۳۵، طبع دوم، اپریل ۲۰۰۲ء)

④ ”سورۃ کافرون کے بعد اور لہب سے پہلے اس سورۃ [النصر] کے مقام سے واضح ہے کہ سورۃ کوثر کی طرح یہ بھی، اُمّ القریٰ مکہ میں رسول اللہ ﷺ کی دعوت کے مرحلہ ہجرت وبراءت میں آپ کے لئے ایک عظیم بشارت کی حیثیت سے نازل ہوئی ہے۔“ (البیان: ص ۲۵۲، مطبوعہ ستمبر ۱۹۹۸ء)

⑤ ”یہ ﴿قَتَلَ اصْحَابُ الْاُخْدُوْدِ، النَّارِ ذَاتِ الْوُقُوْدِ﴾ (الہر وج ۴: ۵) قریش کے اُن فراعنہ کو جہنم کی وعید ہے جو مسلمانوں کو ایمان سے پھیرنے کے لئے ظلم و ستم کا بازار گرم کئے ہوئے تھے۔ انہیں بتایا گیا ہے کہ وہ اگر اپنی اس روش سے باز نہ آئے تو دوزخ کی اس گھاٹی میں پھینک دیئے جائیں گے جو ایندھن سے بھری ہوئی ہے۔“ (البیان: ص ۱۵۷، طبع ستمبر ۱۹۹۸ء)

① ابولہب میں ابولہب سے مراد قریش کے عام سردار ہیں۔	① سورہ لہب میں ابولہب سے مراد قریش کے عام سردار ہیں۔
② ابولہب سے مراد قریش کے عام سردار ہیں۔	② اصحاب الفیل نے اہل اللہ تعالیٰ پر ایسے پرندے بھیجے جنہوں نے اُن کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا تھا۔
③ قرآن سے مقدم ہے۔	③ قرآن سے مقدم ہے۔
④ سنت میں نبی ﷺ کے اقوال، افعال اور تقریرات (خاموش تائیدیں) سب شامل ہیں اور وہ محمد ﷺ سے شروع ہوتی ہے۔	④ سنت صرف افعال کا نام ہے۔ اس کی ابتدا حضرت محمد ﷺ سے نہیں بلکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوتی ہے۔

④ ”تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ“ ابولہب کے بازو ٹوٹ گئے اور وہ خود بھی ہلاک ہوا، (تفسیر) ”بازو ٹوٹ گئے“ یعنی اُس کے اعوان و انصار ہلاک ہوئے اور اس کی سیاسی قوت ختم ہو گئی۔“ (البیان: ص ۲۶۰، مطبوعہ ستمبر ۱۹۹۸ء)

⑤ ”اللہ تعالیٰ نے ساف و حاصب کے طوفان سے انہیں (اصحاب الفیل کو) اس طرح پامال کیا کہ کوئی اُن کی لاشیں اٹھانے والا نہ رہا۔ وہ میدان میں پڑی تھیں اور گوشت خور پرندے انہیں نوچنے اور کھانے کے لئے، اُن پر جھپٹ رہے تھے۔... آیت کا مدعا یہ ہے کہ تمہاری (قریش کی) مدافعت اگرچہ ایسی کمزور تھی کہ تم پہاڑوں میں چھپے ہوئے، انہیں کنکر پتھر مار رہے تھے، لیکن جب تم نے حوصلہ کیا اور جو کچھ تم کر سکتے تھے، کر ڈالا، تو اللہ نے اپنی سنت کے مطابق تمہاری مدد کی اور ساف و حاصب کا طوفان بھیج کر اپنی ایسی شان دکھائی کہ انہیں کھایا ہوا بھوسا بنا دیا۔“ (البیان: تفسیر سورہ الفیل، ص ۲۴۰، ۲۴۱)

⑥ ”سنت قرآن کے بعد نہیں بلکہ قرآن سے مقدم ہے۔ (میزان: ص ۵۲، طبع دوم، اپریل ۲۰۰۲ء)

⑦ (الف) ”سنت کا تعلق تمام تر عملی زندگی سے ہے یعنی وہ چیزیں جو کرنے کی ہیں۔ علمی نوعیت کی کوئی چیز بھی سنت نہیں ہے، اس کا دائرہ کرنے کے کام میں۔“

⑩ سنت صرف ستائیس اعمال کا نام ہے۔	⑩ سنتیں سینکڑوں کی تعداد میں ہیں۔
⑪ ثبوت کے اعتبار سے سنت اور قرآن میں کوئی فرق نہیں۔ ان دونوں کا ثبوت اجماع اور عملی تواتر سے ہوتا ہے۔	⑪ ثبوت کے اعتبار سے سنت اور قرآن میں واضح فرق ہے۔ سنت کے ثبوت کے لئے تواتر، اجماع شرط نہیں۔

(میزان: ص ۶۵، طبع دوم، اپریل ۲۰۰۲ء)

(ب) ”سنت سے ہماری مراد دین ابراہیمی کی وہ روایت ہے جسے نبی ﷺ نے اس کی تجدید و اصلاح کے بعد اور اس میں بعض اضافوں کے ساتھ اپنے ماننے والوں میں دین کی حیثیت سے جاری فرمایا ہے۔“

(میزان: ص ۱۰، طبع دوم، اپریل ۲۰۰۲ء، لاہور)

⑩ اس [سنت] کے ذریعے سے جو دین ہمیں ملا ہے، وہ یہ ہے:

① اللہ کا نام لے کر اور دائیں ہاتھ سے کھانا پینا، ② ملاقات کے موقع پر السلام علیکم، اور اس کا جواب، ③ چھینک آنے پر الحمد للہ، اور اس کے جواب میں یرحمک اللہ، ④ نومولود کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت، ⑤ مونچھیں پست رکھنا، ⑥ زیر ناف کے بال مونڈنا، ⑦ بغل کے بال صاف کرنا، ⑧ لڑکوں کا ختنہ کرنا، ⑨ بڑھے ہوئے ناخن کاٹنا، ⑩ ناک، منہ اور دانتوں کی صفائی، ⑪ استنجہ، ⑫ حیض و نفاس میں زن و شو کے تعلق سے اجتناب، ⑬ حیض و نفاس کے بعد غسل، ⑭ غسل جنابت، ⑮ میت کا غسل، ⑯ تجہیز و تکفین، ⑰ تدفین، ⑱ عید الفطر، ⑲ عید الاضحیٰ، ⑳ اللہ کا نام لے کر جانوروں کا تذکیہ، ㉑ نکاح و طلاق اور اس کے متعلقات، ㉒ زکوٰۃ اور اس کے متعلقات، ㉓ نماز اور اس کے متعلقات، ㉔ روزہ اور صدقہ فطر، ㉕ اعتکاف، ㉖ قربانی، ㉗ حج و عمرہ اور ان کے متعلقات۔

سنت یہی ہے اور اس کے بارے میں یہ بالکل قطعی ہے کہ ثبوت کے اعتبار سے اس میں قرآن مجید میں کوئی فرق نہیں ہے۔“

(میزان، ص ۱۰، طبع دوم، اپریل ۲۰۰۲ء، لاہور)

⑪ ”سنت یہی ہے اور اس کے بارے میں یہ بالکل قطعی ہے کہ ثبوت کے اعتبار سے اس میں اور قرآن میں کوئی فرق نہیں ہے۔ وہ جس طرح صحابہ کے اجماع اور قولی تواتر سے ملا ہے، یہ اسی طرح ان کے اجماع اور عملی تواتر سے ملی ہے اور قرآن ہی کی طرح ہر دور میں امت کے اجماع سے ثابت قرار پائی ہے۔“

(میزان: ص ۱۰، طبع دوم، اپریل ۲۰۰۲ء)

⑫ حدیث رسولؐ سے کوئی اسلامی عقیدہ یا عمل ثابت نہیں ہوتا۔	⑬ حدیث رسولؐ سے بھی اسلامی عقائد اور اعمال ثابت ہوتے ہیں۔
⑭ ابن شہاب زہری کی کوئی روایت بھی قبول نہیں کی جاسکتی، وہ ناقابل اعتبار راوی ہیں۔	⑮ حضور ﷺ نے حدیث کی حفاظت اور تبلیغ و اشاعت کے لئے کوئی بھی اہتمام نہیں کیا۔
⑯ ابن شہاب زہری کی کوئی روایت بھی قبول نہیں کی جاسکتی، وہ ناقابل اعتبار راوی ہیں۔	⑰ امام ابن شہاب زہریؒ روایت حدیث میں ثقہ اور معتبر راوی ہیں اور ان کی روایات قابل قبول ہیں۔
⑱ دین کے مصادر قرآن کے علاوہ دین فطرت کے حقائق، سنت ابراہیمی اور قدیم صحائف بھی ہیں۔	⑲ دین و شریعت کے مصادر و مآخذ قرآن، سنت، اجماع اور اجتہاد ہیں۔

⑳ ”اس [حدیث] سے دین میں کسی عقیدہ و عمل کا کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔“

(میزان، ص ۱۰، ۱۱، طبع دوم، اپریل ۲۰۰۲ء، اصول و مبادی: ص ۶۸)

㉑ ”نبی ﷺ کے قول و فعل اور تقریر و تصویب کی روایتیں جو زیادہ تر اخبارِ آحاد کے طریقے پر نقل ہوئی ہیں اور جنہیں اصطلاح میں حدیث کہا جاتا ہے۔ ان کے بارے میں یہ دو باتیں ایسی واضح ہیں کہ کوئی صاحب علم انہیں ماننے سے انکار نہیں کر سکتا۔ ایک یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی حفاظت اور تبلیغ و اشاعت کے لئے کبھی کوئی اہتمام نہیں کیا۔ دوسری یہ کہ ان سے جو علم حاصل ہوتا ہے وہ کبھی علم یقین کے درجے تک نہیں پہنچتا۔“

(میزان: حصہ دوم، ص ۶۸، طبع دوم، اپریل ۲۰۰۲ء، لاہور)

㉒ ”ان [امام ابن شہاب زہریؒ] کی کوئی روایت بھی، بالخصوص اس طرح کے اہم معاملات میں قابل قبول نہیں ہو سکتی۔“ (میزان، ص ۳۱، طبع دوم، اپریل ۲۰۰۲ء)

㉓ ”قرآن کی دعوت اس کے پیش نظر جن مقدمات سے شروع ہوتی ہے، وہ یہ ہیں:

① دین فطرت کے حقائق، ② سنت ابراہیمی، ③ نبیوں کے صحائف“

(میزان، طبع دوم، ص ۶۸، مطبوعہ اپریل ۲۰۰۲ء)

⑫ معروف اور منکر کا تعین انسانی فطرت کرتی ہے۔	⑫ معروف و منکر کا اصل تعین وحی الہی سے ہوتا ہے۔
⑬ نبی ﷺ کی وفات کے بعد کسی شخص کو کافر قرار نہیں دیا جاسکتا۔	⑬ جو شخص دین کے بنیادی امور یعنی ضروریات دین میں سے کسی ایک کا بھی انکار کرے اُسے کافر قرار دیا جاسکتا ہے۔
⑭ عورتیں بھی باجماعت نماز میں امام کی غلطی پر بلند آواز سے سبحان اللہ کہہ سکتی ہیں۔	⑭ امام کی غلطی پر عورتوں کے لئے بلند آواز سے سبحان اللہ کہنا جائز نہیں۔
⑮ زکوٰۃ کا نصاب منصوص اور مقرر نہیں ہے۔	⑮ زکوٰۃ کا نصاب منصوص اور مقرر شدہ ہے۔
⑯ ریاست کسی بھی چیز کو زکوٰۃ سے مستثنیٰ کر سکتی ہے۔	⑯ اسلامی ریاست کسی چیز یا شخص کو زکوٰۃ سے مستثنیٰ نہیں کر سکتی۔

⑫ ”معروف و منکر وہ باتیں (ہیں) جو انسانی فطرت میں خیر کی حیثیت سے پہچانی جاتی ہیں اور وہ جن سے فطرت ابا کرتی اور اُنہیں برا سمجھتی ہے۔ انسان ابتدا ہی سے معروف و منکر، دونوں کو پورے شعور کے ساتھ بالکل الگ الگ پہچانتا ہے۔

(میزان: ص ۴۹، طبع دوم، اپریل ۲۰۰۲ء)

⑬ ”کسی کو کافر قرار دینا ایک قانونی معاملہ ہے۔ پیغمبر اپنے الہامی علم کی بنیاد پر کسی گروہ کی تکفیر کرتا ہے۔ یہ حیثیت اب کسی کو حاصل نہیں۔ (ماہنامہ اشراق: دسمبر ۲۰۰۰ء ص ۵۴، ۵۵)

⑭ ”امام غلطی کرے اور اس پر خود متنبہ نہ ہو تو مقتدی اسے متنبہ کر سکتے ہیں۔ اس کے لئے سنت یہ ہے کہ وہ سبحان اللہ کہیں گے۔ عورتیں اپنی آواز بلند کرنا پسند نہ کریں تو نبی ﷺ کا

ارشاد ہے کہ وہ ہاتھ پر ہاتھ مار کر متنبہ کر دیں۔“ (قانون عبادات: ص ۸۴، اپریل ۲۰۰۵ء)

⑮، ⑯ ”ریاست اگر چاہے تو حالات کی رعایت سے کسی چیز کو زکوٰۃ سے مستثنیٰ قرار دے سکتی، اور جن چیزوں سے زکوٰۃ وصول کرے، ان کے لئے عام دستور کے مطابق کوئی نصاب بھی

(قانون عبادات: ص ۱۱۹، طبع اپریل ۲۰۰۵ء)

مقرر کر سکتی ہے۔“

۳۱) بنو ہاشم کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔	۳۱) بنو ہاشم کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔
۳۲) اسلامی شریعت میں موت کی سزا بہت سے جرائم پر دی جاسکتی ہے۔	۳۲) اسلام میں موت کی سزا صرف دو جرائم (قتل نفس، فساد فی الارض) پر دی جاسکتی ہے۔
۳۳) دیت کا حکم اور قانون ہمیشہ کیلئے ہے۔	۳۳) دیت کا قانون وقتی اور عارضی تھا۔
۳۴) قتل خطا میں دیت کی مقدار تبدیلی نہیں ہو سکتی۔	۳۴) قتل خطا میں دیت کی مقدار تبدیل ہو سکتی ہے۔

۳۱) ”بنی ہاشم کے فقراء و مساکین کی ضرورتیں بھی زکوٰۃ کے اموال سے اب بغیر کسی تردد کے پوری کی جاسکتی ہیں۔“ (قانون عبادات، ص ۱۱۹، طبع اپریل ۲۰۰۵ء)

۳۲) (الف) ”ان دو جرائم [قتل نفس اور فساد فی الارض] کے سوا، فرد ہو یا حکومت، یہ حق کسی کو بھی حاصل نہیں ہے کہ وہ کسی شخص کی جان کے درپے ہو اور اسے قتل کر ڈالے۔“ (برہان: ص ۱۴۳، طبع چہارم جون ۲۰۰۶ء)

(ب) ”اللہ تعالیٰ نے پوری صراحت کے ساتھ فرمایا ہے کہ ان دو جرائم (قتل نفس اور فساد فی الارض) کو چھوڑ کر، فرد ہو یا حکومت، یہ حق کسی کو بھی حاصل نہیں ہے کہ وہ کسی شخص کی جان کے درپے ہو اور اسے قتل کر ڈالے۔“ (میزان: ص ۲۸۳، طبع دوم، اپریل ۲۰۰۲ء)

۳۳) چنانچہ اس (قرآن) نے اس (دیت کے) معاملے میں ’معروف‘ کی پیروی کا حکم دیا ہے۔ قرآن کے اس حکم کے مطابق ہر معاشرہ اپنے ہی معروف کا پابند ہے۔ ہمارے معاشرے میں دیت کا کوئی قانون چونکہ پہلے سے موجود نہیں ہے، اس وجہ سے ہمارے ارباب حل و عقد کو اختیار ہے کہ چاہیں تو عرب کے اس دستور کو برقرار رکھیں اور چاہیں تو اس کی کوئی دوسری صورت تجویز کریں وہ جو صورت بھی اختیار کریں گے، معاشرہ اسے قبول کر لیتا ہے تو ہمارے لئے وہی ’معروف‘ قرار پائے گی۔

(برہان: ص ۱۸، ۱۹، طبع چہارم، جون ۲۰۰۶ء)

۳۶) اب مرتد کی سزائے قتل باقی نہیں ہے۔	۳۶) اسلام میں مرتد کے لئے قتل کی سزا ہمیشہ کے لئے ہے۔
۳۷) زانی کنوارا ہو یا شادی شدہ دونوں کی سزا	۳۷) شادی شدہ زانی کی سزا از روئے سنت صرف سو کوڑے ہے۔
۳۸) چور کا دایاں ہاتھ کاٹنے کی بنیاد قرآن کریم	۳۸) چور کا دایاں ہاتھ کاٹنا صرف سنت سے ثابت ہے۔

۳۹، ۴۰) ”اسلام نے دیت کی کسی خاص مقدار کا ہمیشہ کے لئے تعین نہیں کیا، نہ عورت اور مرد، غلام اور آزاد اور کافر اور مؤمن کی دیتوں میں کسی فرق کی پابندی ہمارے لئے لازم ٹھہرائی ہے۔“ (برہان: ص ۱۸، طبع چہارم، جون ۲۰۰۶ء)

۴۱) ”لیکن فقہاء کی یہ رائے (کہ ہر مرتد کی سزا قتل ہے) محل نظر ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا یہ حکم (کہ جو شخص اپنا دین تبدیل کرے، اُسے قتل کر دو) تو بے شک ثابت ہے مگر ہمارے نزدیک یہ کوئی حکم عام نہ تھا، بلکہ صرف انہی لوگوں کے ساتھ خاص تھا جن میں آپ کی بعثت ہوئی اور جن کے لئے قرآن مجید میں اُممیین یا مشرکین کی اصطلاح استعمال کی گئی ہے۔“ (برہان: ص ۱۴۰، طبع چہارم، جون ۲۰۰۶ء)

۴۲) ”سورہ نور میں زنا کے عام مرتکبین کے لئے ایک متعین سزا ہمیشہ کے لئے مقرر کر دی گئی۔ زانی مرد ہو یا عورت، اس کا جرم اگر ثابت ہو جائے تو اس کی پاداش میں اسے سو کوڑے مارے جائیں گے۔“ (میزان: ص ۲۹۹-۳۰۰، طبع دوم، اپریل ۲۰۰۲ء)

۴۳) ”قطع ید کی یہ سزا جزاءً بما کسبنا نکالا من اللہ ہے۔ لہذا مجرم کو دوسروں کے لئے عبرت بنا دینے میں عمل اور پاداش عمل کی مناسبت جس طرح یہ تقاضا کرتی ہے کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے، اسی طرح یہ تقاضا بھی کرتی ہے کہ اس کا دایاں ہاتھ ہی کاٹا جائے۔“ (میزان: ص ۳۰۶، طبع دوم، اپریل ۲۰۰۲ء)

۳۹) شراب نوشی کی شرعی سزا ہے جو اجماع کی رو سے ۸۰ کوڑے مقرر ہے۔	۳۹) شراب نوشی پر کوئی شرعی سزا نہیں ہے۔
۴۰) حدود کے جرائم میں عورت کی شہادت مرد کی طرح نہیں بلکہ قرائن میں شامل ہے۔	۴۰) عورت کی گواہی حدود کے جرائم میں بھی معتبر ہے۔
۴۱) کسی زمانہ کا کوئی کافر کسی مسلمان کا کبھی وارث نہیں ہو سکتا۔	۴۱) صرف عہد نبویؐ کے عرب مشرکین اور یہود و نصاریٰ مسلمانوں کے وارث نہیں ہو سکتے۔

۴۹) (الف) ”یہ بالکل قطعی ہے کہ حضور ﷺ نے اگر شراب نوشی کے مجرموں کو پٹوا دیا تو شارع کی حیثیت سے نہیں، بلکہ مسلمانوں کے حکمران کی حیثیت سے پٹوایا اور آپ کے بعد آپ کے خلفائے بھی ان کے لئے چالیس کوڑے اور اسی کوڑے کی یہ سزائیں اسی حیثیت سے مقرر کی ہیں۔ چنانچہ ہم پورے اطمینان کے ساتھ یہ کہتے ہیں کہ یہ کوئی حد نہیں، بلکہ محض تعزیر ہے جسے مسلمانوں کا نظم اجتماعی، اگر چاہے تو برقرار رکھ سکتا اور چاہے تو اپنے حالات کے لحاظ سے اس میں تغیر و تبدل کر سکتا ہے۔“ (برہان: ص ۱۳۹، طبع چہارم، جون ۲۰۰۶ء)

(ب) ”یہ (شراب نوشی پر ۸۰ کوڑوں کی سزا) شریعت ہرگز نہیں ہو سکتی۔“

(برہان: ص ۱۳۸، طبع چہارم، جون ۲۰۰۶ء)

۴۰) حدود کے جرائم ہوں یا ان کے علاوہ کسی جرم کی شہادت، ہمارے نزدیک یہ قاضی کی صوابدید پر ہے کہ وہ کس کی گواہی قبول کرتا ہے اور کس کی گواہی قبول نہیں کرتا۔ اس میں عورت اور مرد کی تخصیص نہیں ہے۔“ (برہان: ص ۲۷، طبع چہارم، جون ۲۰۰۶ء)

۴۱) ”نبی ﷺ نے اسی (قربتِ نافعہ) کے پیش نظر جزیرہ نمائے عرب کے مشرکین اور یہود و نصاریٰ کے بارے میں فرمایا:

«لا يرث المسلم الكافر ولا الكافر المسلم» (بخاری: رقم ۶۳۷۲)

”نہ مسلمان ان میں سے کسی کافر کے وارث ہوں گے اور نہ یہ کافر کسی مسلمان کے۔“

یعنی اتمامِ حجت کے بعد جب یہ منکرینِ حق خدا اور مسلمانوں کے کھلے دشمن بن کر سامنے آ گئے ہیں تو اس کے لازمی نتیجے کے طور پر قربت کی منفعت بھی ان کے اور مسلمانوں کے

③۲ میت کی اولاد میں صرف بیٹیاں وارث ہوں تو ان کو کل تر کے کا دو تہائی حصہ دیا جائے گا۔	③۲ اگر میت کی اولاد میں صرف بیٹیاں وارث ہوں تو اُن کو والدین یا بیوی شوہر کے حصوں سے بچے ہوئے تر کے کا دو تہائی حصہ ملے گا
③۳ سورنچس العین ہے لہذا اس کی کھال اور اجزائے بدن کا استعمال اور تجارت جمہور کے نزدیک حرام ہے۔	③۳ سور کی کھال اور چربی وغیرہ کی تجارت اور ان کا استعمال ممنوع نہیں۔

درمیان ہمیشہ کے لئے ختم ہوگئی۔ چنانچہ یہ اب آپس میں ایک دوسرے کے وارث نہیں ہو سکتے۔“ (میزان: ص ۱۷۱، طبع دوم، اپریل ۲۰۰۲ء، لاہور)

③۴ (الف) ”اولاد میں دو یا دو سے زائد لڑکیاں ہی ہوں تو انہیں بچے ہوئے تر کے کا دو تہائی دیا جائے گا۔“ (میزان، حصہ اول، ص ۷۰، طبع مئی ۱۹۸۵ء)

(ب) ”وہ سب (والدین اور زوجین کے حصے) لازماً پہلے دیئے جائیں گے اور اس کے بعد جو کچھ بچے گا، صرف وہی اولاد میں تقسیم ہوگا۔ لڑکے اگر تنہا ہوں تو انہیں بھی یہی ملے گا اور لڑکے اور لڑکیاں دونوں ہوں تو ان کے لئے بھی یہی قاعدہ ہوگا۔ اسی طرح میت کی اولاد میں اگر تنہا لڑکیاں ہی ہوں تو انہیں بھی اس بچے ہوئے تر کے ہی کا دو تہائی یا آدھا دیا جائے گا، ان کے حصے پورے تر کے میں سے کسی حال میں ادا نہ ہوں گے۔“ (میزان: ص ۱۶۸، طبع اپریل ۲۰۰۲ء)

③۵ (الف) ”اُن علاقوں میں جہاں سور کا گوشت بطور خوراک استعمال نہیں کیا جاتا، وہاں اس کی کھال اور دوسرے جسمانی اجزاء کو تجارت اور دوسرے مقاصد کے لئے استعمال کرنا ممنوع قرار نہیں دیا جاسکتا۔ (ماہنامہ اشراق: اکتوبر ۱۹۹۸ء، ص ۷۹)

(ب) ”یہ سب چیزیں (خون، مردار، سور کا گوشت اور غیر اللہ کے نام کا ذبیحہ) جس طرح کہ قرآن کی ان آیات سے واضح ہے، صرف خورد و نوش کے لئے حرام ہیں۔ رہے ان کے دوسرے استعمالات تو وہ بالکل جائز ہیں۔ (میزان، ص ۳۲۰، طبع دوم، اپریل ۲۰۰۲ء)

﴿۳۳﴾ عورت کیلئے دوپٹہ اور اوڑھنی پہننے کا حکم قرآن کی سورۃ النور: ۳۱ سے ثابت ہے۔	﴿۳۳﴾ عورت کیلئے دوپٹہ پہننا شرعی حکم نہیں۔
﴿۳۴﴾ ان کے علاوہ کھانے کی بہت سی اور چیزیں بھی حرام ہیں جیسے کتے، درندوں، شکاری پرندوں اور پالتو گدھے کا گوشت وغیرہ	﴿۳۴﴾ کھانے کی صرف چار چیزیں ہی حرام ہیں: خون، مردار، سور کا گوشت اور غیر اللہ کے نام کا ذبیحہ۔
﴿۳۶﴾ از روئے قرآن بہت سے نبیوں اور رسولوں دونوں کو قتل کیا گیا۔	﴿۳۶﴾ کئی انبیاء قتل ہوئے ہیں مگر کوئی رسول کبھی قتل نہیں ہوا۔

﴿۳۳﴾ ”دوپٹہ ہمارے ہاں مسلمانوں کی تہذیبی روایت ہے، اس بارے میں کوئی شرعی حکم نہیں ہے۔ دوپٹے کو اس لحاظ سے پیش کرنا کہ یہ شرعی حکم ہے، اس کا کوئی جواز نہیں۔“
(ماہنامہ اشراق: شمارہ مئی ۲۰۰۲ء، ص ۴۷)

﴿۳۴﴾ ”اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں کے ذریعے اسے (انسان کو) بتایا کہ سور، خون، مردار اور خدا کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کئے گئے جانور بھی کھانے کے لئے پاک نہیں ہیں اور انسان کو ان سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اس معاملے میں شریعت کا موضوع اصلاً یہ چار ہی چیزیں ہیں۔ قرآن نے بعض جگہ ﴿قُلْ لَا آجِدُ فِیْہَا اَوْحٰی اِلَیَّ﴾ اور بعض جگہ ’اِنَّمَا‘ کے الفاظ میں پورے حصر کے ساتھ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صرف یہی چار چیزیں حرام قرار دی ہیں۔“ (میزان: ص ۳۱۱، طبع اپریل ۲۰۰۲ء)

﴿۳۶﴾ ”اللہ تعالیٰ ان (رسولوں) کو کسی حال میں ان کا تکذیب کرنے والوں کے حوالے نہیں کرتا۔ نبیوں کو ہم دیکھتے ہیں کہ ان کی قوم ان کی تکذیب ہی نہیں کرتی، بارہا ان کے قتل کے درپے ہو جاتی ہے اور ایسا بھی ہوا ہے کہ وہ اس میں کامیاب ہو جاتی ہے... لیکن قرآن ہی سے معلوم ہوتا ہے کہ رسولوں کے معاملے میں اللہ کا قانون مختلف ہے۔“
(میزان: حصہ اول، ص ۲۱، مطبوعہ ۱۹۸۵ء)

۴۸) یاجوج ماجوج اور دجال سے مراد مغربی اقوام ہیں۔ ۴۹) یاجوج ماجوج اور دجال قربِ قیامت کی دو الگ الگ نشانیاں ہیں۔ احادیث کی رُو سے دجال ایک یہودی شخص ہوگا جو دائیں آنکھ سے کانا ہوگا۔	۴۸) یاجوج ماجوج اور دجال سے مراد مغربی اقوام ہیں۔ ۴۹) یاجوج ماجوج اور دجال سے مراد مغربی اقوام ہیں۔
۴۹) جہاد و قتال ایک شرعی فریضہ ہے۔	۴۹) جہاد و قتال کے بارے میں کوئی شرعی حکم نہیں ہے۔

۴۷) (الف) ”حضرت مسیح کو یہود نے صلیب پر چڑھانے کا فیصلہ کر لیا تو فرشتوں نے اُن کی روح ہی قبض نہیں کی، اُن کا جسم بھی اٹھا لے گئے کہ مبادا یہ سرپھری قوم اس کی توہین کرے۔“ (میزان: حصہ اول، ص ۲۲، مطبوعہ ۱۹۸۵ء)

(ب) مسیح علیہ السلام کو جسم و روح کے ساتھ قبض کر لینے کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا، جب اللہ نے کہا: اے عیسیٰ! میں تجھے قبض کر لینے والا ہوں.....“

(میزان: حصہ اول، ص ۲۳، ۲۴، مطبوعہ ۱۹۸۵ء)

۴۸) ”ہمارا نقطہ نظر یہ ہے کہ نبی ﷺ نے قیامت کے قریب یاجوج ماجوج ہی کے خروج کو دجال سے تعبیر کیا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یاجوج ماجوج کی اولاد یہ مغربی اقوام، عظیم فریب پر مبنی فکر و فلسفہ کی علمبردار ہیں اور اسی سبب سے نبی ﷺ نے انہیں دجال (عظیم فریب کار) قرار دیا ہے۔ روایات میں دجال کی ایک صفت یہ بھی بیان ہوئی ہے کہ اس کی ایک آنکھ خراب ہوگی۔ یہ بھی درحقیقت مغربی اقوام کی انسان کے روحانی پہلو سے پہلو تہی اور صرف مادی پہلو کی جانب جھکاؤ کی طرف اشارہ ہے۔ اسی طرح مغرب کی طرف سے سورج کا طلوع ہونا بھی غالباً مغربی اقوام کے سیاسی عروج ہی کے لئے کنایہ ہے۔“ (ماہنامہ اشراق: جنوری ۱۹۹۶ء، ص ۶۱)

۴۹ کفار کے خلاف جہاد کا حکم ہمیشہ کے لئے ہے اور مفتوح کفار (ذمیوں) سے جزیہ (ٹیکس) لیا جاسکتا ہے۔	۴۹ کافروں کے خلاف جہاد کرنے کا حکم اب باقی نہیں رہا اور اب مفتوح کافروں سے جزیہ نہیں لیا جاسکتا۔
---	---

غامدی صاحب کے چند مزید اجتہادات

- ① عورت مردوں کی امامت کرا سکتی ہے۔ (دیکھئے: ماہنامہ اشراق؛ مئی ۲۰۰۵ء، ص ۳۵ تا ۴۶)
 - ② عورت نکاح خوان بن سکتی ہے۔ جناب جاوید احمد غامدی نے، اس سوال کے جواب میں کہ کیا کوئی عورت نکاح پڑھا سکتی ہے؟ فرمایا: ”جی ہاں! بالکل پڑھا سکتی ہے..... الخ“ (www.ghamidi.org)
 - ③ مرد اور عورتیں برابر کھڑے ہو کر باجماعت یا انفرادی دونوں طرح سے نماز ادا کر سکتے ہیں۔ غامدی صاحب کے ایک شاگرد سکا لر سے سوال کیا گیا، کیا مرد اور عورت اکٹھے کھڑے ہو کر باجماعت نماز ادا کر سکتے ہیں؟ تو اس کا یہ جواب دیا گیا: ”مرد اور عورت کھڑے ہو کر باجماعت یا انفرادی، دونوں طرح سے نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اس سے دونوں کی نماز میں کوئی نقص واقع نہیں ہوتا..... الخ“ (www.urdu.understanding-islam.org)
 - ④ اجنبی مردوں کے سامنے عورت بغیر چادر اوڑھے یا بغیر دوپٹے یا اوڑھنی سر پر لے آجاسکتی ہے۔
 - ⑤ رقص و سرود جائز ہے۔ اشراق کے نائب مدیر سید منظور الحسن اپنے مضمون ”اسلام اور موسیقی“ جو جاوید غامدی کے افادات پر مبنی ہے، میں لکھتے ہیں:
- ”موسیقی انسانی فطرت کا جائز اظہار ہے، اس لئے اس کے مباح ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے۔“..... ”ماہر فن مغنیہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا گانا سنانے کی خواہش
-
- ⑥ ”اُنہیں (نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ کو) قتال کا جو حکم دیا گیا، اس کا تعلق شریعت سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے قانون اتمام حجت سے ہے۔“ (میزان: ص ۲۶۲، طبع اپریل ۲۰۰۲ء، لاہور)
- ⑦ ”یہ بالکل قطعی ہے کہ منکرین حق (کافروں) کے خلاف جنگ اور اس کے نتیجے میں مفتوحین پر جزیہ عائد کر کے اُنہیں محکوم اور زیر دست بنا کر رکھنے کا حق اب ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا ہے۔“
- (میزان: ص ۲۷۰، طبع اپریل ۲۰۰۲ء، لاہور)

- ظاہر کی تو آپ نے سیدہ عائشہؓ کو اس کا گانا سنوایا، سیدہ عائشہؓ حضورؐ کے شانے پر سر رکھ کر بہت دیر تک گانا سنتی اور قص دیکھتی رہیں۔“ (اشراق بابت مارچ ۲۰۰۲ء، ص ۸ و ۱۹)
- ⑥ جاندار چیزوں کی تصویریں بنانا جائز ہے۔ ادارہ ’المورد‘ کے ریسرچ سکالر جناب محمد رفیع مفتی اپنی کتاب ’تصویر کا مسئلہ‘ میں لکھتے ہیں:
- ”..... لیکن فی نفسہ تصویر کے بارے میں کسی اعتراض کی کیونکر گنجائش ہو سکتی ہے، جب کہ خدا اور اس کے رسول نے انہیں جائز رکھا ہو؟“ (’تصویر کا مسئلہ‘، ص ۳۰)
- ⑦ مردوں کے لئے داڑھی رکھنا دین کی رو سے ضروری نہیں۔ جیسا کہ المورد کے ایک ریسرچ سکالر لکھتے ہیں:
- ”عام طور پر اہل علم داڑھی رکھنا دینی لحاظ سے ضروری قرار دیتے ہیں، تاہم ہمارے نزدیک داڑھی رکھنے کا حکم دین میں کہیں بیان نہیں ہوا، لہذا دین کی رو سے داڑھی رکھنا ضروری نہیں۔“
- (www.urdu.understanding-islam.org)
- ⑧ ہندو مشرک نہیں ہیں۔ چنانچہ غامدی صاحب کے ایک شاگرد ”کیا ہندو مشرک ہیں؟“ کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں:
- ”ہمارے نزدیک مشرک وہ شخص ہے جس نے شرک کی حقیقت واضح ہو جانے کے بعد بھی شرک ہی کو بطور دین اپنا رکھا ہو۔ چونکہ اب کسی ہندو کے بارے میں یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ اس نے شرک کی حقیقت واضح ہو جانے کے بعد بھی شرک ہی کو بطور دین اپنا رکھا ہے، لہذا اسے مشرک نہیں قرار دیا جاسکتا ہے..... الخ“
- (www.urdu.understanding-islam.org)
- ⑨ مسلمان لڑکی کی شادی غیر مسلم لڑکے سے جائز ہے۔ حلقہ غامدی کے ایک صاحب لکھتے ہیں:
- ”ہماری رائے میں غیر مسلم کے ساتھ شادی کو ممنوع یا حرام قرار نہیں دیا جاسکتا۔“
- (www.urdu.understanding-islam.org)
- ⑩ ہم جنس پرستی ایک فطری چیز ہے، اس لئے جائز ہے۔ ’المورد‘ کے انگریزی مجلہ رینی ساں کے شمارہ اگست ۲۰۰۵ء میں اس موضوع پر ایک مکمل مضمون شائع کیا گیا ہے۔
- ⑪ اگر بغیر سود کے قرضہ نہ ملتا ہو تو سود پر قرضہ لے کر گھر بنانا جائز اور حلال ہے۔
- ⑫ قیامت کے قریب کوئی امام مہدی نہیں آئے گا۔ (ماہنامہ اشراق: جنوری ۱۹۹۶ء، ص ۶۰)

- ۱۳ افغانستان اور عراق پر امریکہ حملے جائز اور درست ہیں۔
- ۱۴ اسامہ بن لادن اور ملا عمر، دونوں انتہا پسند اور دہشت گرد ہیں۔ ان کا موقف شرعی طور پر درست نہیں ہے۔
- ۱۵ مسجد اقصیٰ پر مسلمانوں کا نہیں، یہودیوں کا حق ہے۔ جیسا کہ یہ بحث 'محدث' میں تفصیل سے شائع ہو رہی ہے۔
- ۱۶ حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کا انکار وغیرہ وغیرہ (ماہنامہ اشراق: جنوری ۱۹۹۶ء، ص ۶۰)

علوم و فنون، افکار و نظریات اور تنظیموں و تحریکوں کے مرکز 'لاہور' میں عظیم الشان اسلامی لائبریری

المکتبة الرحمانية

اساتذہ، محققین اور اعلیٰ تعلیم کے طلبہ کی علمی ضروریات کا اہم مرکز و مرجع

- لائبریری میں ہمدونیت کے موضوعات پر پچیس ہزار علمی و دینی کتابیں موجود ہیں۔
- لائبریری کا نظام معروف بین الاقوامی معیار DDC سکیم کے تحت مرتب کیا گیا ہے۔
- کارڈ کیٹلاگ سسٹم کی مدد سے مطلوبہ کتاب تک فوری رسائی ممکن ہے۔
- کتابوں تک رہنمائی و رسائی کیلئے علمی شخصیات اور فاضل انچارج کی خدمات حاصل ہیں۔
- جملہ اہم اردو و عربی تفاسیر اور علوم تفسیر سے متعلقہ تمام نمایاں کتب موجود ہیں۔
- حدیث، علوم حدیث اور شروحات احادیث پر مشتمل اکثر و بیشتر مراجع و مصادر میسر ہیں۔
- فقہی مذاہب خمسہ کی اہمات الکتاب اور جدید فقہی موضوعات پر مستند ذخیرہ مہیا کیا گیا ہے۔
- اسلامی سیاسیات و اقتصادیات اور عمرانیات وغیرہ سے متعلقہ پیش بہا خزانہ دستیاب ہے۔
- اسلامی قانون سے متعلقہ جملہ اہم پہلوؤں پر اسلاف کا نادر علمی ورثہ قدیم و جدید تحقیقات کے ساتھ لائبریری کی اہمیت کو دو چند کر دیتا ہے۔
- عرب سے تحقیق و تخریج کے ساتھ شائع ہونیوالا اہم علمی سرمایہ بھی شامل ہوتا رہتا ہے۔
- لائبریری میں مسجد کا انتظام ہے اور فوٹو کاپی کروانے کی سہولت بھی دی جاتی ہے۔
- Ph.D وغیرہ محققین کے لئے علمی رہنمائی اور مشاورت
- اوقات: صبح ۶ تا ۹ بجے (چھٹی بروز جمعہ) © ایئر کنڈیشنڈ ہال اور مستقل نشیمن

بمقام: ادارہ محدث ۹۹ جے ماڈل ٹاؤن، لاہور فون: 5866476 (لائبریرین: محمد اصغر)